کھانا

کھلانے کا اجر و ثواب

تالیف

علامہ اعجاز احمد قادری اُویسی

باہتمام

مولانا محمد بشیر فاروق

بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

شعبہ نشر و اشاعت

سرپرستِ اعلیٰ : حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری دامت برکاتہم العالیہ

ڈائریکٹر : زوہیب المدنی

ایڈیٹر : علامہ اعجاز احمد قادری اُویسی

کتاب کا نام : **کھانا کھلانے کا اجر و ثواب**

کمپوزنگ : عابد حسین

نوٹ: حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری اور سیلانی شعبہ نشر و اشاعت اپنی تمام کتابوں سے کسی قسم کا منافع حاصل نہیں کرتے بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور دین کی تبلیغ واشاعت مقصود ہے۔

ان کتابوں کی اشاعت، پرنٹنگ اور تقسیم کے تمام حقوق سلام پبلشرز کو دیئے گئے ہیں۔

سلام پبلشرز ۲۰۱۲ء

آئی ایس بی این: ISBN 978-969-9498-24-4

اظہارِ تشکر

اس کتاب کی تالیف اور اشاعت میں مندرجہ بالا تمام افراد کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کے لیے تہہ دل سے مشکور ہیں۔ لیکن جملہ حقوق بحق سلام پبلشرز محفوظ ہیں۔

کتاب ملنے کا پتہ

سلام بک شاپ

دوکان نمبر G-5، مالکانی مینشن،
بالمقابل دلپسند مٹھائی، اردو بازار،
مین ایم اے جناح روڈ، کراچی۔

فون: 021-32212167
0345-82 72526

شعبہ جات ایک جھلک میں

- ☆ 63,000 ہزار افراد میں 100 سے زائد مقامات اور ہزاروں گھرانوں میں
  (کراچی، حیدرآباد، فیصل آباد) میں روزانہ کھانے اور دیگر ضروریات کی فراہمی
- ☆ اسپتالوں، عدالتوں، جیلوں اور صنعتی علاقوں میں ٹھنڈے پانی کے کولر کی تنصیبات
- ☆ تعلیمی اداروں میں 10,000 ہزار سے زائد بچے اور بچیوں میں دینی اور دنیاوی تعلیم کی سہولت
- ☆ 12,000 گھرانوں میں ماہانہ کفالت کا منصوبہ
- ☆ یتیم اور مستحق بچیوں کی شادی میں جہیز کی معاونت
- ☆ راشن کی فراہمی
- ☆ ضرورت مند گھرانوں میں پیڈسٹل فین، واٹر کولر اور دیگر ضروریات زندگی کا سامان
- ☆ لاچار، نادار لوگوں میں گیس اور بجلی کے بل کی ادائیگی
- ☆ نادار گھرانوں میں ماہانہ کرائے اور گھروں کے ایڈوانس میں معاونت
- ☆ نادار اور پسماندہ گھرانوں کے ٹوٹے ہوئے شکستہ مکانات کی مرمت
- ☆ نئی آبادیوں میں مکمل مکانات کی تعمیرات (الحمدللہ اب تک تقریباً 250 مکانات خدا کی بستی میں تعمیر ہو چکے ہیں)
- ☆ نوکریوں اور چھوٹے روزگار کی فراہمی
- ☆ پڑھے لکھے اور ان پڑھ لوگوں کو ملازمت پر لگانے کی ذمہ داری
- ☆ نومسلم خاندانوں کے روزگار اور دیگر معاملات میں معاونت
- ☆ غریب اور لاچار خاندانوں میں تجہیز و تکفین کی فراہمی
- ☆ چھوٹے قرضداروں کو قرض سے خلاصی
- ☆ چھوٹے روزگار کے لیے قرضِ حسنہ کی فراہمی
- ☆ مرکز برائے فراہمی سامانِ معذورین
  (غریب اور لاچار مریضوں کے لیے بیڈ، اسٹریچرز، وہیل چیئرز، بیساکھی اور مریضوں کا دیگر سامان عارضی طور پر دیا جاتا ہے)
- ☆ مقدس اوراق کا انتظام ☆ اجتماعی قربانی ☆ استخارے اور روحانی علاج
- ☆ عیدین پیکج ☆ شجرکاری کا انتظام

اپنی زکوٰۃ، فطرہ اور عطیات سے ہماری مدد کیجیے۔

مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں UAN:111-729-526

کھانا کھلانے کے فضائل پر قرآنی آیات اور 40 اَحادیث مبارکہ کا حسین مجموعہ

(الاربعین فی فضل اطعام الطعام للانس والمسلمین)

کھانا کھلانے کا اجر و ثواب

تالیف

علامہ اعجاز احمد قادری اُویسی

کھانا کھلانے کے بارے میں

آیات قرآنی

وَيُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسۡكِيۡنًا وَّيَتِيۡمًا وَّاَسِيۡرًا ۸

''اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔'' (سورہ الدھر 8:76)

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان مبارک کے ذریعے (لوگوں کو کھانا کھلانے) کی ترغیب دی ہے۔

فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَةَ وَمَا أَدۡرَاكَ مَا الۡعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوۡ إِطۡعَامٌ فِي يَوۡمٍ ذِي مَسۡغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقۡرَبَةٍ أَوۡ مِسۡكِينًا ذَا مَتۡرَبَةٍ:

''پھر بے تامل گھاٹی میں نہ کودا اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے کسی بندے کی گردن چھڑانا یا بھوک کے دن کھانا دینا رشتہ دار یتیم کو، یا خاک نشین مسکین کو۔''

اور (کھانا نہ کھلانے والے) افراد کی یوں مذمت بیان فرمائی ہے:

وَلَا تَحٰٓضُّوۡنَ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ۱۸ (سورۃ الفجر 18:89)

''اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے۔''

وَلَا يَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ۳ (سورۃ الماعون 3:107)

''اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا۔''

اور کافروں کے جہنم میں ہمیشہ رہتے ہوئے اس (حسرت بھرے) قول کا بھی بیان کیا ہے کہ:

قَالُوۡا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ ۴۳ وَلَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ ۴۴

وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے۔ (المدثر 74:43-44)

کھانا کھلانے کے بارے میں
40 اَحادیث مبارکہ

(1) امام بخاری و مسلم حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ (یعنی اسلام میں کون سا عمل میرے لیے زیادہ بہتر و فائدہ مند ہے) تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ"

لوگوں کو کھانا کھلانا اور ہر واقف و ناواقف کو سلام کرنا

(صحیح بخاری، باب افشاء السلام من الاسلام، رقم 28، صحیح مسلم، باب بیان تفاضل الاسلام، رقم 160)

(2) امام احمد، حاکم اور ابن حبان نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے کہ اگر میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخلہ نصیب ہو جائے، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"أَطْعِمِ الطَّعَامَ وَأَفْشِ السَّلَامَ وَصِلِ الْأَرْحَامَ وَصَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ"

کھانا کھلاؤ، سلام کو عام کرو، صلہ رحمی کرو اور جس وقت لوگ سو رہے ہوں تو تم نماز پڑھو (ان اعمال کی برکت سے) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(مسند احمد، 2/295، مستدرک للحاکم، رقم 7256، صحیح ابن حبان، رقم 2559)

(3) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ"

رحمن جل جلالہ کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام کو عام کرو (تو ان اعمال کی برکت سے) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(سنن ترمذی، ماجاء فی فضل اطعام الطعام، رقم 1855، مسند احمد، 2/196)

(4) امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ سندِ حسن کے ساتھ ''معجم کبیر'' میں جبکہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اس کی تصحیح کرتے ہوئے (مستدرک میں) حضرت سیدنا عبدا للہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں، جن کا بیرونی منظر اندر سے اور اندرونی نظارہ باہر سے صاف دکھائی دیتا ہے (یہ پُر کیف بیان سن کر) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کس کے لیے ہیں؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَائِمًا وَّالنَّاسُ نِيَامٌ''

''جو اچھی گفتگو کرتے ہیں، (لوگوں کو) کھانے کھلاتے ہیں اور جس وقت لوگ سو رہے ہوں تو یہ رات (عبادت میں) کھڑے ہو کر گزار دیتے ہیں۔''

(معجم کبیر للطبرانی، 3/301، رقم 3466، مستدرک للحاکم، رقم 1240)

(5) امام ابن حبان اپنی صحیح میں حضرت سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک جنت میں ایسے بالا خانے بھی ہیں جن کا بیرونی منظر اندر سے اور اندرونی نظارہ باہر سے صاف دکھائی دیتا ہے:

''أَعَدَّهَا اللهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَفْشَى السَّلَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ''

''انہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے بنایا ہے جو کھانا کھلاتے ہیں سلام کو

عام کرتے ہیں اور جس وقت لوگ سور ہے ہوں تو یہ لوگ نماز پڑھتے ہیں۔"

(صحیح ابن حبان، رقم 509، سنن کبری للبیہقی، 4/300، شرح السنہ للبغوی، رقم 027)

(6) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ"

"اے لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور جس وقت لوگ سور ہے ہوں تو تم نماز پڑھو (تو ان اعمال کی برکت سے) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

(سنن ترمذی، رقم 2385، مسند احمد، 5/451، سنن ابن ماجہ، رقم 3251)

(7) امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ کام) کفارات (یعنی سامان تجارت وبخشش میں سے ہیں):

"إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَإِفْشَاءُ السَّلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ"

"کھانا کھلانا، سلام کو عام کرنا اور جس وقت لوگ سور ہے ہوں تو نماز پڑھنا۔"

(مستدرک للحاکم، باب فضیلۃ اطعام الطعام، رقم 7255)

(8) امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تم میں کھانے کے حوالے سے قدرے بے احتیاطی ہے (یعنی تم بہت کھانا کھلاتے ہو یہ تو مال کا ضائع کرنا ہے) تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا: (کہ میں کثرت سے لوگوں کو کھانا کیوں نہ کھلاؤں؟ حالانکہ میں نے) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"خِيَارُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ"

"تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو (لوگوں کو) کھانا کھلاتے ہیں۔"

(مسند احمد، رقم 23926، حلیۃ الاولیاء، رقم 503، مسند البزار، رقم 2093)

(9) امام حاکم اور امام بیہقی حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مُوْجِبَاتُ الرَّحْمَةِ اِطْعَامُ الْمُسْلِمِ الْمِسْكِيْنَ"

"رحمت الٰہی کو لازم کرنے والے (اسباب میں ایک) کسی مسلمان مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔"

جبکہ دوسری روایت میں ہے:

"اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ اِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ الْجَائِعِ"

"کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مغفرت کو لازم کرنے والے (اعمال میں سے ایک) کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔"

(مستدرک للحاکم، رقم 3990، مکارم الاخلاق للطبرانی، رقم 157، شعب الایمان للبیہقی، رقم 3366)

(10) امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" اِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَيُرَبِّيْ لأَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيْلَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ أُحُدٍ"

بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری کھجور اور روٹی کے ٹکڑے کو (جو تم نے صدقہ کیا تھا اسے قبول فرماتے ہوئے) اس طرح بڑھتا رہتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے یا عمارت کو بڑھتا رہتا ہے (اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہارے تھوڑے سے صدقے کو بڑھا کر) اُحد پہاڑ جتنا کر دے گا۔ (صحیح ابن حبان، رقم 3306، مسند احمد، 6/251)

(11) امام طبرانی "معجم الاوسط" میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَیُدْخِلُ بِلُقْمَۃِ الْخُبْزِ وَقُبْضَۃِ التَّمْرِ وَمِثْلُہٗ مِمَّا یَنْتَفِعُ بِہِ الْمِسْکِیْنُ ثَلَاثَۃً الْجَنَّۃَ: اَلْآمِرَ بِہٖ وَالزَّوْجَۃَ تُصْلِحُہٗ وَالْخَادِمَ الَّذِیْ یُنَاوِلُ الْمِسْکِیْنَ"

''بے شک اللہ تعالیٰ ''روٹی کے ایک لقمے، کھجور کی ایک مٹھی اور ایسی ہی کوئی چیز جس سے کسی مسکین کو نفع پہنچا ہو'' کے بدلے تین افراد کو جنت میں داخل فرمائے گا۔(1)اس شئی کے دینے کا حکم کرنے والے کو(2)بیوی کو جس نے اس چیز کو (پکا کر) تیار کیا(3)اور خادم کو جس نے مسکین تک اس شئی کو پہنچایا۔

(مجمع الزوائد للہیثمی،3/288،رقم4622)

(12) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"أَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ أَنْ تُشْبِعَ کَبِدًا جَائِعًا"

''افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تو کسی بھوکے جگر والے کو سیراب کردے (یعنی کھانا کھلا دے)۔'' (شعب الایمان للبیہقی، فصل اطعام الطعام،رقم3367)

(13) امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ معجم کبیر میں حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا حَتّٰی یُشْبِعَہٗ مِنْ سَغَبٍ أَدْخَلَہُ اللّٰہُ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّۃِ لَا یَدْخُلُہٗ اِلَّا مَنْ کَانَ مِثْلَہٗ"

جو شخص کسی مومن کو کھانا کھلائے حتی کہ اس کی بھوک ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازوں میں سے ایسے دروازے سے داخل فرمائے گا جس میں سے سوائے ایسے اعمال کرنے والوں کے کوئی دوسرا داخل نہیں ہوگا۔

(معجم کبیر للطبرانی،20/85،رقم162،مسند الشامیین،رقم2207)

(14) امام ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ ''کتاب الثواب'' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَا مِنْ عَمَلٍ أَفْضَلُ مِنْ إِشْبَاعِ كَبِدٍ جَائِعٍ''

''بھوکے جگر کو سیراب کرنے سے زیادہ فضیلت والا کوئی عمل نہیں۔''

(الترغیب والترہیب للمنذری، باب اطعام الطعام، رقم 1360)

(15) امام ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ ''کتاب الثواب'' میں حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَأَنْ أُطْعِمَ أَخًا لِي فِي اللهِ لُقْمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى مِسْكِينٍ بِدِرْهَمٍ وَلَأَنْ أُعْطِيَ أَخًا لِي فِي اللهِ دِرْهَمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى مِسْكِينٍ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ''

''اپنے کسی دینی بھائی کو ایک لقمہ کھانا کھلانا میرے نزدیک اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ کسی مسکین پر ایک درہم صدقہ کروں اور اپنے کسی دینی بھائی کو ایک درہم دینا مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی مسکین پر سو درہم صدقہ کروں۔''

(الترغیب والترہیب للمنذری، باب اطعام الطعام، رقم 1369)

(16) امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی ''صحیح'' میں حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تَعَبَّدَ عَابِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَعَبَدَ اللهَ فِي صَوْمَعَتِهِ سِتِّينَ عَامًا فَأُمْطِرَتِ الْأَرْضُ فَاخْضَرَّتْ فَأَشْرَفَ الرَّاهِبُ مِنْ صَوْمَعَتِهِ فَقَالَ لَوْ نَزَلْتُ فَذَكَرْتُ اللهَ لَازْدَدْتُّ خَيْرًا فَنَزَلَ وَمَعَهُ رَغِيفٌ أَوْ رَغِيفَانِ فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الْأَرْضِ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهَا وَتُكَلِّمُهُ حَتَّى غَشِيَهَا ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ

الْغَدِيْرَ يَسْتَحِمُّ فَجَآءَهُ سَائِلٌ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَّأْخُذَ الرَّغِيْفَيْنِ أَوِ الرَّغِيْفَ ثُمَّ مَاتَ فَوُزِنَتْ عِبَادَةُ سِتِّيْنَ سَنَةً بِتِلْكَ الزَّنْيَةِ فَرَجَحَتِ الزَّنْيَةُ بِحَسَنَاتِهِ ثُمَّ وُضِعَ الرَّغِيْفُ أَوِ الرَّغِيْفَانِ مَعَ حَسَنَاتِهِ فَرَجَحَتْ حَسَنَاتِهِ فَغُفِرَ لَهُ"

بنی اسرائیل میں ایک بہت عبادت گزار راہب تھا، اس نے اپنے عبادت خانے میں ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، پھر زمین پر بارش ہوئی جس سے زمین سرسبز ہوگئی، راہب نے اپنے عبادت خانے سے باہر نکل کر دیکھا تو دل میں کہا، اگر میں (عبادت خانے) سے نیچے اُتروں پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کروں تو اپنی نیکیوں میں اس طرح اضافہ کرسکتا ہوں، اس کے بعد وہ نیچے اُترا آیا، اس کے پاس ایک یا دو روٹیاں بھی تھیں:

وہ زمین میں گھوم رہا تھا کہ ایک عورت ملی، اِس نے عورت سے کلام نہیں کیا اور نہ ہی عورت نے اس سے کوئی بات چیت کی، (پھر اس نے عورت سے بدفعلی کرلی) جس کے بعد (خوف خدا کی وجہ سے) اِس پر غشی طاری ہوگئی، جب کچھ افاقہ ہوا تو یہ ایک تالاب کے کنارے پہنچا تا کہ نہالے، اتنے میں ایک سائل آیا تو راہب نے اشارے سے کہا کہ اس کی روٹیاں لے لے، پھر راہب کا انتقال ہوگیا:

تو اس کی ساٹھ سال کی عبادت کو اُس بدفعلی کے ساتھ تولا گیا، تو بدکاری کا گناہ اِس کی نیکیوں پر غالب آ گیا، پھر اس کی نیکیوں کے ترازوں میں (صدقہ کی ہوئی) روٹیاں رکھی گئیں تو اِس کی نیکیاں اُس کے گناہوں پر غالب آ گئیں، پس اِس کی مغفرت کردی گئی۔

(صحیح ابن حبان، رقم 378، الترغیب والترہیب للمنذری، باب اطعام الطعام، رقم 1360)

(17) امام ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ "کتاب الثواب" میں اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (شعب الایمان میں) نیز امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ معجم کبیر میں جبکہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ صحت کے ساتھ (مستدرک میں)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ حَتَّى يُشْبِعَهُ وَسَقَاهُ مَاءً حَتَّى يُرْوِيَهُ بَعَّدَهُ اللهُ عَنِ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ بُعْدُ مَا بَيْنَ خَنْدَقَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ“

”جس شخص نے اپنے بھائی کو کھانا کھلایا حتی کہ اس کا پیٹ بھر گیا اور اسے پانی پلا دیا حتی کہ وہ سیراب ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم کی آگ سے سات خندقوں تک دُور کر دے گا اور ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت تک کا فاصلہ ہے۔“

(الترغیب والترہیب للمنذری، باب اطعام الطعام، رقم 1359، شعب الایمان للبیہقی، رقم 3368)

(18) امام ابوداؤد اور امام ترمذی حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

” أَيُّمَا مُؤْمِنٌ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٌ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٌ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ“

”جو مومن کسی دوسرے بندہ مومن کو بھوک کے وقت کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مومن کسی دوسرے بندہ مومن کو پیاس کے وقت سیراب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت صاف ستھری مہر شدہ شراب پلائے گا اور جو مومن کسی دوسرے بندہ مومن کو بے لباسی کی حالت میں لباس پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت جنتی لباس پہنائے گا۔“

(سنن ابوداؤد، باب فی فضل سقی الماء، رقم 1682، سنن ترمذی، باب فی ثواب الاطعام، رقم 2449)

(19) امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''اصطناع المعروف'' میں حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

"يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْرَىٰ مَا كَانُوْا قَطُّ وَأَجْوَعَ مَا كَانُوْا قَطُّ وَأَظْمَأَ مَا كَانُوْا قَطُّ وَأَنْصَبَ مَا كَانُوْا قَطُّ فَمَنْ كَسَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَسَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ أَطْعَمَ لِلّٰهِ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ سَقَا لِلّٰهِ سَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ عَمِلَ لِلّٰهِ أَغْنَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ عَفَا لِلّٰهِ تَعَالٰى أَعْفَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ"

''لوگوں کو روز قیامت اس حال میں جمع کیا جائے گا کہ ایسے ننگے ہوں کہ کبھی اس سے پہلے نہ تھے اور ایسے بھوکے ہوں گے کہ پہلے کبھی نہ تھے اور ایسے پیاسے ہوں گے کہ پہلے کبھی نہ تھے اور ایسے تھکے ہوں گے کہ پہلے کبھی نہ تھے، پس جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کو لباس پہنایا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے لباس پہنائے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کھانا کھلایا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے سیراب فرمائے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے (نیک) اعمال کیے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے معاف کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے معاف فرمادے گا۔ (کتاب اصطناع المعروف، رقم 8، رسائل ابن ابی الدنیا 8/512)

(20) امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَارَبِّ كَيْفَ أَعُوْدُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ

أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ ؟ يَا ابْنَ آدَمَ ! اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَارَبِّ ! [وَ] كَيْفَ أُطْعِمُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ آدَمَ ! اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ ! كَيْفَ أَسْقِيْكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ"

بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو میری عیادت کرنے نہیں آیا، بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا؟ کہ تو تو رب العالمین ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا تھا لیکن تو نے اس کی عیادت نہ کی، کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا؟ کہ تو تو رب العالمین ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا لیکن تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا، کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس (کے ثواب کو) میرے پاس موجود پاتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے مجھے پانی نہیں پلایا، بندہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا؟ کہ تو تو رب العالمین ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے

پانی مانگا تھا لیکن تو نے اسے پانی نہ پلایا، کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس (کے ثواب کو) میرے پاس پا لیتا۔

(صحیح مسلم، باب فضل عیادۃ المریض، رقم 6556)

(21) امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ''معجم اوسط'' میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'' اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَى مُؤْمِنٍ مِنْ شِبْعَةِ جُوْعِهِ أَوْ كِسْوَةِ عَوْرَتِهِ أَوْ قَضَيْتَ حَاجَتَهُ''

کسی بندہ مومن کو خوش کرنا بایں طور کہ اسے بھوک کے وقت شکم سیر کر دے یا پردہ پوشی کے لیے لباس پہنا دے یا اس کی کوئی حاجت پوری کر دے (جس سے وہ خوش ہو جائے)۔ (الترغیب والترہیب للمنذری، باب اطعام الطعام، رقم 1364)

(22) حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ''

''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور غلام کو آزاد کرو۔''

(شعب الایمان، باب ماجاء فی اطعام الطعام، رقم 3087، ج 5، صفحہ 55)

(23) ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! (قبیلہ) حمیر والوں کے لیے بددعا فرمائیں، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ حمیر والوں پر رحم فرمائے، اس شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول! میں نے تو بددعا کے لیے عرض کیا ہے (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لیے رحمت کی دعا فرما رہے ہیں) تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الْقَوْمُ حِمْيَرُ بِأَفْوَاهِهِمِ السَّلَامُ وَبِأَيْدِيهِمِ الطَّعَامُ

حمیر کتنی اچھی قوم ہے کہ ان کی زبانوں پر سلام ہے اور ان کے ہاتھوں میں (لوگوں کو کھانا کھلانے کے لیے) طعام ہے (یعنی وہ لوگ کثرت سے کھانا کھلانے والے ہیں)۔

(شعب الایمان، باب ماجاء فی اطعام الطعام، رقم 3092، ج5، صفحہ 59)

(24) حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"يُمْكِنُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِطْعَامُ الطَّعَامِ يَابَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَطِيبُوا الْكَلَامَ"

جنت میں تمہارے (داخلہ کا ایک سبب) کھانا کھلانا ہے، اِس لیے اے عبد المطلب کی اولاد! کھانا کھلایا کرو اور اچھی بات کیا کرو۔

(بغیۃ الرائد للہیثمی، ج5، صفحہ 9، رقم 7870)

(25) حضرت سیدنا حارث بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"أَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تُورَثُوا الْجِنَانَ"

''کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ، جنت کے حق دار ہو جاؤ گے۔''

(بغیۃ الرائد للہیثمی، ج5، صفحہ 9، رقم 7871، المقدسی فی الاحادیث المختارۃ)

(26) حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ذَهَبَ الْمُطْعِمُونَ وَبَقِيَ الْمُسْتَطْعِمُونَ وَذَهَبَ الْمُذَكِّرُونَ وَبَقِيَ الْمُنْسِؤُونَ"

کھانا کھلانے والے چلے گئے (یعنی اب لوگوں میں کھانا کھلانے کا جذبہ ختم ہو چکا ہے

حالانکہ) کھانا مانگنے والے ابھی باقی ہیں، اسی طرح نصیحت کرنے والے چلے گئے اور غافل ابھی باقی ہیں۔ (معجم الکبیر للطبرانی، ج18، صفحہ 106، رقم 197)

(26) حضرت سیدنا ہشام بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جمیل بن مرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"مَنِ اهْتَبَلَ جُوْعَةَ مُسْلِمٍ فَأَطْعَمَهُ غُفِرَ لَهُ"

جو بندہ کسی مسلمان بھائی کو بھوک کی حالت میں پائے اور اُسے کھانا کھلا دے تو اِس (کھانا کھلانے والے) کی مغفرت کردی جائے گی۔

(کتاب اصطناع المعروف، صفحہ ۷۲، رقم ۸۷)

(27) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی یا رسول اللہ! سب سے افضل کون سا عمل ہے؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"أَنْ تُدخِلَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ سُرُوْرًا أَوْ تُقْضِيَ عَنْهُ دَيْنًا أَوْ تُطْعِمَهُ خُبْزًا"

اپنے مسلمان بھائی کو خوش کردے یا اس کا قرض اُتار دے یا اسے کھانا کھلا دے۔ (شعب الایمان للبیہقی، رقم 7687، کتاب اصطناع المعروف، صفحہ 135، رقم 172)

(28) حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَى الرَّجُلِ مَا دَامَتْ مَائِدَةٌ مَوْضُوْعَةٍ"

فرشتے اس وقت تک (کھانا کھلانے والے) بندے پر رحمت کی دعا کرتے رہتے

ہیں جب تک اس کا دستر خوان بچھا رہتا ہے۔ (مکارم الاخلاق للطبرانی، 372، رقم 160)

(29) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ أَهْتَمَّ لِجُوعَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَهُ حَتَّى يُشْبِعَ غُفِرَ لَهُ"

جو بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو بھوک کی حالت میں پائے اور اُسے کھانا کھلا دے حتی کہ وہ سیر ہو جائے، تو اِس (کھانا کھلانے والے) کی مغفرت کر دی جائے گی۔

(مکارم الاخلاق للطبرانی، 372، رقم 163)

(30) حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ أَطْعَمَ الْجَائِعَ أَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ"

''جو کسی بھوکے کو کھانا کھلائے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔''

(مکارم الاخلاق للطبرانی، صفحہ 373، رقم 164)

(31) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ لَقَمَ أَخَاهُ لُقْمَةً حُلْواً صَرَّفَ اللهُ عَنْهُ مِرَارَةَ الْمَوْقِفِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

جو اپنے کسی مسلمان بھائی کو کوئی میٹھا لقمہ کھلائے تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے قیامت کے دن کی کڑواہٹ دور فرما دے گا۔ (مکارم الاخلاق للطبرانی، ۳۷۳، رقم ۱۶۶)

(32) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ یُحِبُّ عَبۡدًا ابَرِّدُ کَبِدًا جَائِعَةً"

بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت فرماتا ہے جو بھوکے جگر والے (بندوں کو) کھانا کھلاتا ہے۔ (مکارم الاخلاق للطبرانی، 373، رقم 165)

(33) حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک اَعرابی (دیہاتی) حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتادیں جو مجھے جنت میں داخل کردے؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تو نے کلام تو مختصر کیا ہے لیکن تیرا سوال بڑا اہم ہے:

"أَعۡتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ فَإِنۡ لَمۡ تُطِقۡ ذٰلِكَ فَأَطۡعِمِ الۡجَائِعَ وَاسۡقِ الظَّمۡآنَ"

جاندار کو آزاد کر، غلام کی گردن کو (غلامی سے) نجات دِلا اور اگر اس کی استطاعت نہیں تو بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور پیاسوں کو سیراب کرو۔

(الترغیب والترہیب للمنذری، باب اطعام الطعام، رقم 1422، صحیح ابن حبان، رقم 375)

(34) حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاهِی مَلَائِکَتَهٗ بِالَّذِیۡنَ یُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ مِنۡ عَبِیۡدِهٖ"

"بے شک اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے ان بندوں پر فخر کرتا ہے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔" (الترغیب والترہیب للمنذری، باب اطعام الطعام، رقم 1431، ص 221)

(35) حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی پائی جائیں گی تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنا سایہ

(رحمت) پھیلا دے گا اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا: (1) کمزوروں کے ساتھ نرمی کرنا (2) والدین کے ساتھ شفقت سے پیش آنا (3) اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا:

اور تین خصلتیں ایسی بھی ہیں کہ جس میں بھی پائی جائیں گی تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو اس دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا جس دن دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا (1) سخت مشکل میں وضو کرنا (مثلاً سردی وغیرہ میں) (2) اندھیرے میں مسجد جانا (یعنی نماز فجر کے لیے) (3) بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

(الترغیب والترہیب للمنذری، باب اطعام الطعام، رقم 1432)

(36) حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا:

"لأَنْ أَجْمَعَ نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِيْ عَلَى صَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْخُلَ سُوْقَكُمْ فَاشْتَرِيَ رَقَبَةً فَاعْتِقَهَا"

مجھے ایک یا دو صاع (ایک پیمانہ کا نام ہے) کھانے پر اپنے بھائیوں کو جمع کرنا (اور انہیں کھانا کھلانا) اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں تمہارے بازار سے جاؤں اور وہاں ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔

(الترغیب والترہیب للمنذری، باب اطعام الطعام، رقم 1433)

(37) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی، بھلا ایسا کون سا عمل ہے جس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا تم ایسے شہر میں رہتے ہو جہاں پانی دور سے لایا جاتا ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں! تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فَاشْتَرِ بِهَا سِقَاءً جَدِيدًا ثُمَّ اسْقِ فِيهَا حَتّٰى تُخَرِّقَهَا فَإِنَّكَ لَنْ تُخَرِّقَهَا حَتّٰى تَبْلُغَ بِهَا عَمَلَ الْجَنَّةَ"

پھر تم ایک نیا مشکیزہ خریدو اور اس سے لوگوں کو پانی پلاؤ حتی کہ (پانی پلاتے پلاتے) وہ مشکیزہ پھٹ جائے اور اس مشکیزے کے پھٹنے سے قبل ہی تمہیں دخول جنت (کی نعمت) حاصل ہو جائے گی۔ (الترغیب والترہیب للمنذری، باب اطعام الطعام، رقم 1438)

(38) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا:

آج تم میں سے کس شخص نے روزے کی حالت میں صبح کی؟ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر پوچھا، آج تم میں سے کس شخص نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر پوچھا آج تم میں سے کس شخص نے مریض کی عیادت کی؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ جس میں یہ عادات ہوں اور وہ شخص جنت میں نہ جائے (یعنی ایسا شخص ضرور جنت میں جائے گا)۔ (صحیح ابن خزیمہ، الترغیب والترہیب للمنذری، باب اطعام الطعام، رقم 1428)

(39) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ حَفَرَ مَاءً لَمْ تَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدٌ حَرِّيٌّ مِنْ جِنٍّ وَلَا إِنْسٍ

وَلَا طَائِرٍ اِلَّا آجَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

''جس نے پانی کا کنواں کھدوایا پھر اس سے کسی پیاسی جان نے پانی پیا، چاہے جنّ ہو یا انسان یا پرندہ، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اِس عمل کا اجر عطا فرمائے گا۔''

(صحیح ابن خزیمہ، 2/269، الترغیب والترہیب للمنذری، باب اطعام الطعام، رقم 1446)

(40) حضرت علی بن حسن بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ میں نے حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا، اے ابو عبد الرحمن! میرے گھٹنے میں ستر سال سے ایک زخم ہے، بہت علاج کیا اور طبیبوں سے مشورہ کیا لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا، ابن مبارک نے ارشاد فرمایا:

"اِذْهَبْ فَانْظُرْ مَوْضِعًا يَحْتَاجُ النَّاسُ الْمَاءَ فَاحْفُرْ هُنَاكَ بِئْرًا فَإِنِّيْ أَرْجُوْ أَنْ تَنْبُعَ هُنَاكَ عَيْنٌ وَيُمْسَكَ عَنْكَ الدَّمُ"

کسی ایسی جگہ کو تلاش کرو جہاں لوگ پانی کے متلاشی ہوں اور تم وہاں ایک کنواں کھدوادو، مجھے امید ہے کہ وہاں چشمہ کے پانی رواں ہوگا اور ساتھ ہی تمہارے زخم سے بہنے والا پانی رک جائے گا۔

پس اس شخص نے ایسا ہی کیا تو وہ ٹھیک ہوگیا۔

(شعب الایمان، رقم 3381، الترغیب والترہیب للمنذری، باب اطعام الطعام، رقم 1447)

ISBN - 978-969-9498-24-4
9 789699 498244

021-32212167
0345-8272526
www.salambookshop.com